ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

آیات قرآنیہ کی روشنی میں اسلاموفوبیا کے انسداد کی حکمت عملیاں

حافظ محمد رمضان

ایم ایس ریسرچ اسکالر (اسلامیات)، سپیریئر یونیورسٹی، لاہور

ramzqnhafiz@gmail.com

ڈاکٹر نیلم بانو

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات، سپیریئر یونیورسٹی، لاہور

neelam.bano@superior.edu.pk

Abstract

In Western countries there is a great fear of Islam and Muslims leading to a great hatred which in turn makes them think that Islam is a religion of violence that it allows the massive killing of people. After the incident of 9/11, Islamophobia has taken another turn. In this regard, it is the utmost duty of every Muslim to find the solution to this problem collectively as well as individually. It is therefore necessary, to think of a solution which favors the teachings of Islam without harming the humanity. It is a pressing need of the day that the true picture of Islam is brought forth through practice upon Shariah. We as Muslims should play our role in changing the perception of our religion as the religion of 'peace' and preserver of humanity.

Keywords: Western, Islam, Muslims, Islamophobia, Shariah

مغربی معاشروں میں اسلام اور مسلمانوں سے خوف اور ان کے خلاف نفرت کا احساس ہے جس کے نتیجے میں وہ اسلام کو دنیا کے سامنے ایک جارح اور جنونی مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں۔(1) اسلام نہ صرف دوسرے مذاہب اور عقائد کے لوگوں کے لئے عدم برداشت اور تعصب کا رویہ اختیار کرتا ہے، بلکہ عملی طور پر ان کے قتل وغارت کو جائز سمجھتا ہے۔(2) نائن الیون کے واقعے کے بعد اسلاموفوبیا نے زیادہ خطرناک شکل اختیار کرلی ہے۔(3) اس صورتِ حال سے نمٹنے اور اسلاموفوبیا کے سدباب کے لئے مسلمانوں پر انفرادی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔(4) اسلاموفوبیا کے سدباب کے لئے ان کو ایسی حکمتِ عملی اختیار کرنی ہوگی، جس سے اسلام کا اصل مقصد بھی پورا ہو اور انسانیت کو نقصان بھی نہ پہنچے یعنی انسانیت کی بقاء کا خاص خیال رکھا جائے۔(5) قرآنِ پاک کے مطالعے اور سیرتِ پاک ﷺ پر غور کرنے سے جو حکمتِ عملی سامنے آتی ہے، اسے دو نکات میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ۱-استقامت ۲-حکمت

استقامت:

استقامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کیا جائے

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ- اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (6)

" جو کسی بات کا ارادہ پکا کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں"

اور اللہ کا دین جیسا کہ وہ ہے، اس پر پورے اطمینان، یقین محکم اور صبر وثبات کے ساتھ ثابت قدم رثابت قدم رہا جائے، اپنے مقصد، نصب العین اور مستقبل کے بارے میں امکانات اور امت مسلمہ کے حقیقی اہداف، اس کی قوت کے اصلی ذرائع اور اقامت دین کے سلسلے میں اس کے اصول، تصور اور مخصوص عملی پروگرام پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ اور اسلام کے واکرے کے اندر فکر وتدبر، اطاعت اور اجتہاد، وفاداری اور رواداری، جدوجہد اور ایثار کے لئے جو خطوط کار، اللہ اور اس کے رسول اللہ سلیم نے دے دیئے ہیں ان پر ایمان اور احتساب کی تعلیمات صبح نو کی طرح تازہ، کھری ہوئی اور جدید ہیں۔ اعتدال اور توازن اس کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ اس کے اپنے نظام کے اندر موجود اور اس کا ابدی حصہ ہیں۔ اپنے نفس یا دوسروں کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اسے جدید یا معتدل نہیں بنایا جاسکتا۔

دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول اسلام کے احکام اور حدود سے انحراف اللہ کی ناراضگی مول لینے کے مترادف ہے اور اس کے عذاب کو دعوت دینے کا موجب بن سکتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اسلم نے جسے محمود اور مطلوب قرار دیا ہے۔ وہی مسلمانوں کا مقصود اور مطلوب ہے اور جسے انہوں نے ناپسند کیا ہے، اس سے برات ہی ملت اسلامیہ کی میانہ روی اور رواداری ہے۔ اس لئے کہ اسلام نام ہی طاغوت سے بغاوت اور اللہ تعالیٰ سے رشتہ جوڑنے کا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾(7)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW

CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

"دین میں جبر نہیں ہے بیشک ہدایت گمراہی سے خوب واضح ہوچکی ہے' سو جو شخص طاغوت سے کفر کرکے اللہ پر ایمان لے آیا تو اس نے ایسا مضبوط دستہ پکڑ لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے' اور اللہ خوب سننے والا بہت جاننے والا ہے۔"

نظام اسلام میں مناسب آزادی موجود ہے۔ مگر یہ آزادی اس نظام کے اندر ہے۔ اس سے منہ موڑنے یا اس اس سے راہ فرار اختیار باہر آزادی تلاش کرنا اسلامی اصولوں کے سراسر منافی ہے۔ دین محمدی کو ہر طرح کی تحریف سے محفوظ رکھنا اور کسی کے منشاء کے مطابق اس کی ابدی تعلیمات کو ڈھالنا اطاعت خداوندیہ نہیں بلکہ سراسر بغاوت کا راستہ ہے۔ اسی تسلسل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(قُلْ اِنِّیۡ نُہِیۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ الَّذِیۡنَ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَہۡوَآءَکُمۡ ۙ قَدۡ ضَلَلۡتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُہۡتَدِیۡنَ)(8)

ترجمہ: "آپ کہئے بیشک مجھے ان کی عبادت کرنے سے منع کیا گیا ہے جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو، آپ کہیے کہ تمہاری خواہشات کی پیروی نہیں کرتا، (اگر بالفرض میں نے ایسا کیا) تو میں گمراہ ہو جاؤ گا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں رہوں گا۔" اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(وَ کَذٰلِکَ اَنۡزَلۡنٰہُ حُکۡمًا عَرَبِیًّا ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَہۡوَآءَہُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّ لَا وَاقٍ)(9)

ترجمہ: "اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر چلے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔"

(وَ اِنۡ کَادُوۡا لَیَفۡتِنُوۡنَکَ عَنِ الَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ لِتَفۡتَرِیَ عَلَیۡنَا غَیۡرَہٗ ، وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوۡکَ خَلِیۡلًا) (10)

ترجمہ: "اور کفار تو چاہتے تھے کہ تمہیں اس وحی سے ہٹا دیں جو ہم نے تمہاری طرف بھیجی ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی سے ہٹ کر کوئی بات منسوب کر دو اور اس وقت وہ آپ کو گہرا دوست بنالیں۔"

ایک اور آیت کریمہ اسی مفہوم کو واضح کرتی ہے:

(وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ ہٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡہُ ؕ قُلۡ مَا یَکُوۡنُ لِیۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَہٗ مِنۡ تِلۡقَآیِٔ نَفۡسِیۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوۡحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَیۡتُ رَبِّیۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ) (11)

ترجمہ: "اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی امید نہیں کہ اس کے سوا اور قرآن لے آیئے یا اسی کو بدل دیجئے تم فرماؤ مجھے نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے میں اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔"

یہ آیات بینات ایک آئینہ کی مثل ہیں جن مسلم امہ کے مؤقف اور دشمنان اسلام کی خواہشات، ترغیبات، مطالبات کی واضح تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔

(وَّ اتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا، وَّ تَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیۡلًا) (12)

ترجمہ: "اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی ہے۔ اے لوگو اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ بس (کافی) ہے کام بنانے والا ہے۔"

(ثُمَّ جَعَلۡنٰکَ عَلٰی شَرِیۡعَۃٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡہَا وَ لَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ(18)اِنَّہُمۡ لَنۡ یُّغۡنُوۡا عَنۡکَ مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَ اللّٰہُ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ) (13)

ترجمہ: "پھر ہم نے اس کام کے عمدہ راستہ پر تمہیں کیا تو اسی راہ چلو اور نادانوں کی خواہشوں کا ساتھ نہ دو بے شک وہ اللہ کے مقابل تمہیں کچھ کام نہ دیں گے اور بے شک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں اور ڈر والوں کا دوست اللہ"

(ہٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ) (سورۃ الجاثیہ:20)

ترجمہ: "یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت و رحمت"

استقامت:

مسلمانوں کے حکمت عملی کی عملی بنیاد ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ نصب العین، مقصد اور منزل کے بارے میں نہ کوئی ابہام اور جھول رہے اور نہ کوئی کمزوری دکھائی جائے۔ نصب العین، ہر صورت واضح اور ہر دھند سے پاک ہونا چاہیے۔ اس پر جم جانا، اللہ کا دامن تھامے رکھنا، صرف اس کی قوت پر بھروسہ کرنا اور صبر اور پامردی کے ساتھ اپنے موقف پر ڈٹ جانا اہل ایمان کا شیوہ اور طرہ امتیاز ہے۔ اس میں ان کی بقا دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

حکمت:

اسلاموفوبیا کے سدِباب کے لیے جو حکمتِ عملی قرآنی تعلیمات اور سنتِ رسول ﷺ سے سامنے آتی ہیں۔ تو جہاں استقامت، ایمان اور اس حکمتِ عملی کے بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے تو وہاں حکمت، دانش مندی، میانہ روی، رواداری، عدل کی روش، قوت کا حصول، امت کی وحدت، اظہارِ رائے کی آزادی، اعتماد و خود انحصاری اور تعلیم و ٹیکنالوجی کی ترقی سے ان بنیادوں پر ایک مکمل اور دیرپا عمارت تعمیر کی جاسکتی ہے۔(14)بیک وقت استقامت اور حکمت پر مبنی راستہ ہی وہ راستہ ہے جس سے اہلِ دین اپنی منزل کو پاسکتے ہیں۔(15)

برداشت اور رواداری:

حکمت کا تقاضا ہے کہ جہاں مسلمانوں کو دین میں کوئی قطع (یعنی دین کی اصل تعلیمات میں تبدیلی) نہ کرنے دیں اور اسے مضبوطی سے تھام لیں، وہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان کسی اشتعال میں نہ آئیں۔ اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیں؛ اسلام کی سکھائی ہوئی میانہ روی اور رواداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنی داعیانہ حیثیت کو نہ بھولیں۔16 مسلمانوں کی لڑائی نظریات اور مرض سے ہے، مریض سے نہیں؛ کیونکہ دینی تقاضے کے مطابق تمام تر کوششیں اہلِ کفر کو ایمان کی دولت سے مالا مال کرنے کے لیے ہیں، نہ کہ ان کو نیست و نابود کرنے کے لیے۔ اللہ کی ساری مخلوق کے کچھ حقوق ہیں اور ان کو دینِ حق کی طرف لانے کے کچھ آداب ہیں۔ ان کا احترام اور اہتمام ہی حکمتِ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

(تاُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ-اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ) (17)

ترجمہ: "اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ:(وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ-وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ) (18)

ترجمہ: "اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے"

(وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُؕ-اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ) (19)

ترجمہ: "اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سُننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست۔"

عدل کی روش:

حکمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مسلمان عدل وانصاف کا دامن کبھی اپنے ہاتھ سے نہ چھوٹنے دیں حتی کہ مخالفت، جنگ و جدال اور مذاکرہ، ہر میدان میں مسلمان عدل کی راہ پر قائم رہ جائے اور فراست مومن کے ساتھ نرمی اور سختی، عفوودرگزر، مقابلہ اور انتقام، ہاتھ روکنے اور دشمن پر وار کرنے کے تمام ممکنہ ذرائع اپنے اپنے صحیح وقت پر استعمال کریں۔

(قل أمر ربي بالقسط) (20)ترجمہ: کہہ دو کہ میرے پروردگار نے تو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔

(اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِۚ-یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ)(21)

ترجمہ: "بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو"۔

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَۚ-اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا-فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْاۚ-وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا) (22)

ترجمہ: "اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔"

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

(فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ۪-وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ)(23)

مکالمے کی ضرورت:

حکمت ہی کا ایک پہلو مکالمہ، گفت وشنید اور ڈائیلاگ ہے اور وہ بھی صحت کلام کے ساتھ ساتھ شریں کلامی کے ذریعہ یعنی وقولوا الناس حسنا (24)

ترجمہ: اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا۔

میرے بندوں مسلمانوں کو کہہ دو کہ وہی بات کہیں جو بہترین ہو۔اور مکالمے کے بھی آداب یہ ہیں اور مکالمے کے بھی آداب یہ ہیں کہ قدر مشترک کی طرف بلایا جائے۔

(قل تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم) (25)

ترجمہ: آؤاس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (تعلیم کی گئی) ہے۔

یہ تمام حکمت کے ہی مختلف پہلو ہیں۔اسطرح یہ بات کہ کب قوت کا استعمال کرنا ہے اور طلب ہاتھ روک لینا اولی ہے اور اس کا استعمال بھی حکمت میں سے ہے۔اس وقت امت کے ارباب دانش، اسلامی تحریکات کے قائدین اور مسلمان ملکوں کی قیادت کے سامنے سب سے اہم سوال یہ ہے کہ قرآنی بنیادوں پر تجدی وقت کا مقابلہ کرنے کے لئے حکمت عملی بنائی جائے۔

اس حکمت کی روشنی میں کیا پالیسیاں بنائی جائیں اور کیا اقدامات تجویز کئے جائیں، تاکہ امت اپنا صحیح مقام حاصل کر سکے اور دنیا کو بھی نئے استعماری جارحیت سے محفوظ رکھا جا سکے۔

اس کے لئے ضروری ہے جن پر دنیا کی دوسری اقوام خصوصیت سے امریکہ سے آئندہ معاملات کئے جائیں۔اس کے تین محاذ ہونگے۔ ہر ملک کا ذاتی محاذ امت مسلمہ کا اجتماعی محاذ اور عالمی سا پر نئے انتظام اور اس کے قیام کے لئے منصوبہ بندی، بلاشبہ امریکہ اور اس کے عزائم اس پورے معاملے میں ایک کلیدی مقام رکھتے ہیں اور ان کے بارے میں ایک سوچے سمجھے موقف کی ضرورت ہے۔حالات کے آگے سپر ڈالنے کے معنی محکومی اور موت کے ہیں یہ وہ راستہ ہے۔جس کے نتیجے میں مسلمان سوا ارب کی امت ہوتے ہوئے بھی خس وخاشاک سے زیادہ وزن کے حامل نہ ہوں گے اور بالآخر ایک نئی سیاسی، معاشی اور تہذیبی غلامی کی گرفت سے نہ بچ سکیں گے۔

یہ راستہ جس نے بھی اختیار کیا وہ قوم تاریخ کے اوراق میں صفحہ ہستی سے مٹ کر عبرت کا نشان بن گئی اور کبھی باقی نہ رہی۔یہ امر افسوس ناک ہے کہ مسلمانوں کی ایک قابل ذکر تعداد نے طوعاً یا کرہاً لیکن معمولاً اس تباہ کن راستے کو اختیار کر لیا ہے کچھ شیطانی قوتوں کے باقاعدہ شریک کار بن گئے ہیں اور کچھ خاموش تماشائی بیانوالہ تر بننے پر آمادہ نظر آرہے ہیں۔یہ دراصل ذہنی، فکری اور عملی طور پر ہتھیار ڈال دینا ہے ترکی میں کمال ازم نے یہی اختیار کیا تھا۔

دشمن کے رنگ میں رنگ جاتا ہے، جسم کو بچانے کی موہوم امیدوں کے نام پر ایمان، تہذیب، اقدار، نظریات، تصورات حیات تک کی قربانی دے دیتا ہے۔

مغرب اور مغرب کے پیروکار دانش ور، مسلمانوں کو آج بھی سیکولرازم اور قوم پرستی کی دعوت دے رہے ہیں۔مگر یہاں یہ جان لینا چاہیے۔کہ یہ راستہ نہ صرف روحانی اور بہ اخلاقی موت بلکہ تہذیبی موت کا بھی ہے۔دوسرا راستہ ہے کہ شریک کار نہ بنا جائے، نرم چارہ نہ بن جائے اور اس راہ سے اپنے آپ کو بچا لیا جائے۔اسے تحفظ کی حکمت عملی کہتے ہیں۔اس حکمت عملی پر ایک طبقے نے مغربی اقوام کی استعماری یلغار کے پہلے دور میں بھی عمل کر کے دیکھ لیا لیکن مسلمان نے ان سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔یہ حکمت عملی ہتھیار ڈال دینے کی پالیسی سے کچھ بہتر ہے۔اس میں اپنے آپ کو مسجد، مدرسہ اور خانقاہ میں محصور کر کے تبلیغی سرگرمیوں تک محدود تو کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ حکمت عملی بھی نامکمل اور درست نہیں ہے، صلاحیت میں خطرات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پر جمود طاری ہوتا چلا جاتا ہے اور بالآخر مغلوبیت اور محکومیت ایسی اقوام کا مقدر بن جاتے ہیں۔

تیسرا راستہ تصادم اور انتقام کا راستہ ہے کہ جذبات میں آکر میدان میں کود پڑو۔بس جان کی بازی لگا دو، اڑا دو اور تباہ کر دو اور جس چیز پر حملہ آور ہو سکتے ہو، حملہ کر ڈالو۔یہ بھی کوئی دانش مندی کا راستہ نہیں اور نہ اسے کسی پہلو سے مثالی شکل کیا جا سکتا ہے۔جذبات کی ایک اہمیت ہے لیکن جذبات کے ساتھ تفکر اور سوچ وبچار کی بھی ضرورت ہے۔اس میں قوت کا استعمال تو ایک ضروری عنصر ہے مگر قوت کا بے محل استعمال یا جس اندھی انتقامی کاروائی کا کوئی مقام نہیں۔اس میں قوت کو حکمت کے ساتھ استعمال کرنا شامل ہے۔

گویا کہ محض جذباتی ہو کر، وقتی طور پر کچھ کر دیں، یہ بھی ایک راستہ ہے، مگر اس راستے میں خیر کے امکانات بہت ہی کم ہیں۔البتہ تباہی اور برس ہا برس کی محنتوں پر پانی پھر جانے کا خطرہ ضرور ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

☆☆☆☆☆

حوالے

(1)اقلیتوں کے حقوق اور مغرب میں اسلاموفوبیا''،ایفاپبلی کیشنز، نئی دہلی، ص45۔
(2)راجہ ابرار احمد،اسلاموفوبیااور ففتھ جنریشن وار،ادارۂ ریسرچ فار کنفلکٹ ریزولیوشن اینڈ سوشل ڈیولپمنٹ،ص73۔
(3)اسلاموفوبیا''،اردو وکیپیڈیا،دیکھیے https://ur.wikipedia.org/wiki/اسلاموفوبیا:
(4)اسلاموفوبیااور ہالی وڈ''،انڈیپنڈنٹ اردو،23اپریل 2021
(5)سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن،ادارۂ اشاعتِ تفہیم، جلد1،ص112۔
(6)سورۃ آل عمران159
(7)البقرہ:٢٥٦
(8)الانعام:56
(9)سورۃ الرعد:37
(10)سورۃ بنی اسرائیل:73
(11)سورۃ یونس:15
(12)سورۃ الاحزاب:3
(13)سورۃ الجاثیہ19
(14)امام غزالی،احیاء العلوم الدین(اردو ترجمہ)،ادارہ اسلامیات،لاہور، جلد3،ص112۔
(15)مفتی محمد شفیع،معارف القرآن،مکتبہ دارالعلوم کراچی، جلد2،ص67۔
(16)سید ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن،ادارۂ اشاعتِ تفہیم، جلد2،ص134۔
(17)النحل:125
(18)سورۃ آل عمران104
(19)حم السجدہ:33
(20)سورۃ الاعراف:29
(21)سورت النحل:90
(22)سورت النساء:135
(23)سورت البقرۃ:194
(24)سورت البقرۃ:83
(25)سورہ آل عمران آیت64

❖❖❖